# مسئلہ طلاق ثلاثہ

## از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مسئلہ طلاق ثلاثہ

**از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ**

## مذہب اہل السنۃ والجماعۃ:

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق یا ایک کلمہ سے دی گئی تین طلاق تین شمار ہوتی ہیں، بیوی خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور یہ بغیر حلالہ شرعی کے شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔

(الھدایہ ج2 ص355 باب طلاق السنۃ، فتاویٰ عالمگیریہ ج1 ص349 کتاب الطلاق الباب الاول، الدر المختار ج3 ص232)

## مذہب غیر مقلدین:

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق یا ایک کلمہ سے دی گئی تین طلاق ایک شمار ہوتی ہے۔

1: غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان تین طلاقوں کے متعلق چار اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الرابع انہ یقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخول بھا وغیرھا ...وھذا اصح الاقوال

(الروضۃ الندیہ: ج:۲: ص:۵۰)

ترجمہ: چوتھا قول یہ ہے کہ (تین طلاق دینے سے) ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے مدخول بھا اور غیر مدخول بھا کے فرق کئے بغیر اور یہی قول تمام اقوال سے صحیح ہے۔

2: غیر مقلدین کے "شیخ الاسلام" ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

"محدثین کے نزدیک ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق ایک طلاق رجعی کا حکم رکھتی ہے۔" (فتاویٰ ثنائیہ: ج:۲: ص:۲۱۵)

## فائدہ:

شیعوں اور مرزائیوں کا مذہب بھی یہی ہے کہ تین طلاق ایک شمار ہوتی ہیں۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

## مذہب شیعہ:

1: مشہور شیعی عالم ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی لکھتے ہیں:

والطلاق الثلاث بلفظ واحد او فی طھر واحد متفرقاً لا یقع عندنا الا واحدۃ

(المبسوط فی فقہ الامامیہ: ج:5: ص:4)

ترجمہ: تین طلاقیں ایک لفظ سے دی گئی ہوں یا ایک طہر میں علیحدہ علیحدہ دی گئی ہوں ہمارے نزدیک ان میں سے صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔

2:۔ محمد بن علی بن ابراہیم المعروف ابن ابی جمہور لکھتے ہیں:

وروی جمیل بن دراج فی صحیحہ عن احدھما علیھما السلام قال: سألتہ عن الذی یطلق فی حال طھر فی مجلس واحد ثلاثاً؟ قال: ھی واحدۃ

(عوالی اللئالی العزیزیہ: ج:3: ص:378)

ترجمہ: جمیل بن دراج نے اپنی کتاب صحیح میں امام باقر یا امام صادق سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حالت طہر میں ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک طلاق واقع ہو گی۔

**مذہب مرزائیت:**

1: مرزائیوں نے اپنی نام نہاد فقہ" فقہ احمدیہ "کے نام سے شائع کی ہے جسے نو(9) اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی نے مرتب کیا ہے اس میں دفعہ 35: کی تشریح میں یہ لکھا ہے کہ:" لہٰذا فقہ احمدیہ کے نزدیک اگر تین طلاقیں ایک دفعہ ہی دے دی جائیں تو ایک رجعی طلاق متصور ہو گی'۔

(فقہ احمدیہ: ص:80)

2: مشہور مرزائی محمد علی نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں یوں لکھا ہے:" طلاق ایک ہی ہے خواہ سو دفعہ کہے یا تین دفعہ اور خواہ اسے ہر روز کہتا جائے یا ہر ماہ میں ایک دفعہ کہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔

(بیان القرآن از محمد علی مرزائی: ج:1: ص:136)

# دلائل اہل السنۃ والجماعۃ

**قرآن مجید:**

**دلیل نمبر 1:**

قال اللہ تعالیٰ: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ (البقرہ: ۲۲۹)

(۱): امام محمد بن اسماعیل البخاری (م:۲۵۶ھ) تین طلاق کے وقوع پر اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے باب قائم فرماتے ہیں "باب من اجاز طلاق الثلاث" [وفی نسخۃ: باب من جوز طلاق الثلاث] لقولہ تعالیٰ: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ.

(۲): امام ابو بکر احمد الرازی الجصاص (م:۳۷۰ھ) لکھتے ہیں:

قولہ تعالیٰ: الطلاق مرتان فامساك بمعروف اوتسریح باحسان" یدل علیٰ وقوع الثلاث معاً کونہ منهيا عنها۔

(احکام القرآن للجصاص: ج:۱: ص:۵۲۷: ذکر الحجاج لایقاع الثلاث معاً)

(۳): امام ابو عبد اللہ محمد ابن احمد الانصاری القرطبی (م:۶۷۱ھ) اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قال علمائنا واتفق ائمۃ الفتویٰ علیٰ لزوم ایقاع الطلاق الثلاث فی کلمۃ واحدۃ"

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج:۱: ص:۶۹۲)

**اعتراض:**

آیت میں لفظ ہے "مرتٰن" ہے۔ اس کا معنی ہے "مرۃ بعد مرۃ" اس کا معنی اب یوں بنے گا کہ ایک طلاق دی پھر کچھ عرصہ بعد دوسری طلاق بھی دے دی۔ تو یہ آیت متفرق مجالس میں دی گئی طلاق کے متعلق ہے۔ لہٰذا اس سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے وقوع پر استدلال درست نہیں۔

**جواب:**

یہاں "مرتٰن" بمعنی "اثنتان" ہے یعنی طلاق دوبار دینی ہے۔ علامہ سید محمود آلوسی بغدادیؒ م 1270ھ فرماتے ہیں:

وهذا يدل على أن معنى مرتان إثنتان (روح المعانی ج2 ص135)

قرآن وحدیث میں کئی ایسی مثالیں ہیں مثلاً....

1: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

(صحیح البخاری ج1 ص27 باب بَاب الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ)

کیا اس کا یہ معنی کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے ایک عضو ایک دن دھویا، دوسرے دوسرا۔۔۔۔ نہیں بلکہ ایک ہی مجلس میں دھونا مراد ہے۔۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

(صحیح بخاری ج1 ص346 باب العَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ)

نیز یہ اصول بھی قابل غور ہے کہ اگر "مرتان" سے افعال کا بیان ہو گا تو اس وقت تعداد زمانی یعنی یکے بعد دیگرے کے معنیٰ میں ہو گا۔ کیونکہ دو کلاموں کا ایک وقت میں اجتماع ممکن نہیں ہے۔ مثلاً جب کوئی یہ کہے کہ "اکلت مرتین" تو اس کا لازمی طور پر معنیٰ یہ ہو گا کہ میں نے دوبار کھایا۔ اس لئے کہ دو اکل یعنی کھانے کے دو عمل ایک وقت میں نہیں ہو سکتے اور جب "مرتین" سے اعیان یعنی ذات کا بیان ہو گا تو اس وقت یہ "عددین" دوچند اور ڈبل کے معنیٰ میں ہو گا۔ کیونکہ دو ذاتوں کا ایک وقت میں اکٹھا ہونا ممکن ہے۔

## دلیل نمبر 2:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (بقرۃ:۲۳۰)

ا: مشہور صحابی اور مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

(السنن الکبری للبیہقی ج۷ ص۳۷۶ باب نکاح المطلقۃ ثلاثا)

۲: اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور فقیہ و محدث امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَالْقُرْاٰنُ يَدُلُّ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عَلٰى اَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَةً لَّهُ دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ۔"

(کتاب الام للامام محمد بن ادریس الشافعی ج۲ ص۱۹۳۹)

## فائدہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے الفاظ "ثلاثاً" بیان فرمائے ہیں کہ اگر خاوند نے تین طلاقیں دی ہوں تو تینوں واقع ہوں گی، یاد رہے یہ لفظ 'ثلاثا'' ہے نہ کہ "ثالثۃ"۔

## اعتراض:

"فان طلقھا" کے عموم سے اکٹھی تین طلاقیں خارج ہیں کیونکہ شریعت میں اس طرح مجموعی طلاق دینا منع ہے۔ تو جو طلاق ممنوع ہے وہ واقع کیسے ہو گی؟ اس سے شریعت کی ممانعت کا کوئی معنیٰ نہ رہے گا۔

## جواب:

یہاں دو چیزیں ہیں۔

1: جواز، 　2: نفاذ۔

تین طلاقیں اکٹھی دینا جائز تو نہیں لیکن نافذ ہو جاتی ہیں۔ جواز اور ہے اور نفاذ اور۔ مثلاً حیض کی حالت میں طلاق دینا ممنوع اور ناجائز ہے لیکن اگر کسی نے دے دی تو نافذ ہو جاتی ہے۔

## دلیل نمبر 3:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ. (الطلاق:1)

اخرج الامام ابو بکر البیہقی: وَأَمَّا الأَثَرُ الَّذِى أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ

رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَلاَ أَجِدُ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) فِى قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ هَكَذَا فِى هَذِهِ الرِّوَايَةِ ثَلاَثًا.

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج7 ص 331 باب الِاخْتِيَارُ لِلزَّوْجِ أَنْ لاَ يُطَلِّقَ إِلاَّ وَاحِدَةً)

## احادیث مبارکہ

## مرفوع احادیث:

## دلیل نمبر 1:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْكَبِيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ.

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۹۱ باب من اجاز طلاق الثلاث، صحیح مسلم ج 1 ص 463 باب لا تحل المطلقۃ ثلاثا لمطلقھا، السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 334 باب ماجاء فی امضاء الطلاق الثلاث وان کن مجموعات)

## استدلال:

1: امام بخاری، امام مسلم اور امام بیہقی رحمہم اللہ کا باب

۲: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م: ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

"فالتمسك بظاهر قوله طلقها ثلاثا فانه ظاهر في كونها مجموعة"۔ (فتح الباری لابن حجر: ج: ۹: ص: ۴۵۵: باب من جوز الطلاق الثلاث)

ترجمہ: اس روایت کے الفاظ فطلقہا ثلاثاً سے استدلال کیا گیا ہے کیوں کہ یہ الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ دی تھیں۔

## دلیل نمبر 2:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْكَبِيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ...قَالَ عُوَيْمِرٌ رضی اللہ عنہ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم

(وَفِيْ رِوَايَةِ ابی داؤد رحمہ اللہ): قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثَ تَطْلِيْقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم فَاَنْفَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۹۱ باب من اجاز طلاق الثلاث، سنن ابی داؤد ج ا ص ۳۲۴ باب فی اللعان – و قال الالبانی: صحیح رقم 2252، صحیح مسلم ج 1: ص: ۴۸۹، ۴۸۸: کتاب اللعان، سنن نسائی: ج: ۲: ص: ۱۰۶، ۱۰۷: کتاب الطلاق باب بدء اللعان جامع الترمذی: ج: ۱: ص: ۲۲۷، ۲۲۶: ابواب الطلاق واللعان، باب ماجاء فی اللعان)

## استدلال:

1: امام بخاری رحمہ اللہ کا باب باندھنا

2: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو سکتی ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اس پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مُحَرَّمًا لَنَهَاهُ عَنْهُ. وَقَالَ: إِنَّ الطَّلَاقَ وَإِنْ لَزِمَكَ فَأَنْتَ عَاصٍ بِأَنْ تَجْمَعَ ثَلَاثًا.

(السنن الکبری للبیہقی ج7 ص329 باب الاختیار للزوج ان لایطلق الا واحدۃ)

3: امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی یہ روایت... فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم فَأَنْفَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم۔

## دلیل نمبر3:

قد روی الامام الحافظ المحدث ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ قال اخبرنا سلیمان بن داؤد عن وهب قال اخبرنا مخرمۃ عن ابیہ قل سمعت محمود بن لبید قال اخبر رسول اللہ ﷺ عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعاً فقام غضباناً ثم قال أيلعب بكتاب الله وانا بين ظهركم حتیٰ قام رجل وقال يا رسول الله ﷺ أأقتله"۔

(السنن النسائی: ج:۲: ص:۹۹، الثلاث المجموعۃ ومافیہ من التغلیظ )

## حیثیت السند:

1: قال ابن القيم: اسنادہ علی شرط مسلم۔ (زاد المعاد ج5 ص24 فصل فی حکمہ ﷺ فیمن طلق ثلاثا)

2: قال العلامۃ الماردینی رحمہ اللہ: وقد ورد فی هذا الباب حديث صحيح صريح فاخرج النسائی فی باب الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ بسند صحيح عن محمود بن لبيد. (الجوہر النقی علی البیہقی ج7 ص333 باب الاختیار للزوج ان لایطلق الا واحدۃ)

3: قال ابن حجر رحمہ اللہ: رواته مؤثقون۔ (بلوغ المرام ص442 )

4: قال ابن کثیر رحمہ اللہ: اسنادہ جید. (بحوالہ نیل الاوطار ج6 ص240، باب ماجاء فی طلاق البتۃ وجمع الثلاث واختیار تفریقھا)

## استدلال:

1: اس روایت میں تین طلاقوں کا ذکر تو موجود ہے لیکن اس پر آپ ﷺ کا رد موجود نہیں ہے۔ اگر آپ علیہ السلام اس کو رد فرماتے تو حدیث میں ذکر ضرور موجود ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا غضبناک ہونا بھی وقوع طلاق کی مستقل دلیل ہے۔

2: امام نسائی رحمہ اللہ کا "الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ" باندھنا۔

## دلیل نمبر4:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَافِظِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ أَنَّ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أنه طلق امرأته تطليقة وهى حائض ثم أراد أن يتبعها بتطليقتين أخراوين عند القرئين فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال: يا بن عمر ما هكذا أمرك الله إنك قد أخطأت السنة والسنة أن تستقبل الطهر فيطلق لكل قروء قال فأمرنى رسول الله صلى الله عليه و سلم فراجعتها ثم قال إذا هى طهرت فطلق عند ذلك أو أمسك فقلت يا رسول الله رأيت لو أنى طلقتها ثلاثا أكان يحل لى أن أراجعها قال لا كانت تبين منك وتكون معصية.

(سنن الدارقطنی ص652 حدیث نمبر ۳۹۲۹ کتاب الطلاق والخلع والطلاق، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج:۷: ص:۳۳۴: کتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء فی امضاء الطلاق الثلاث وان کن مجموعات، مجمع الزوائد ج4 ص618 باب طلاق السنۃ وکیف الطلاق، نصب الرایہ ج3 ص220)

## حیثیت السند:

1: قال العلامة الهيثمی رحمہ اللہ: رواه الطبرانی وفيه على بن سعيد الرازی قال الدارقطنی: ليس بذاك وعظمه غيره

وبقية رجاله ثقات.

(مجمع الزوائد ج4 ص618 باب طلاق السنۃ وکیف الطلاق)،

قال ابن حجر رحمہ اللہ: علی بن سعيد بن بشير الرازی حافظ رحال جوال........ قال بن یونس كان يفهم ويحفظ..............وقال مسلمة بن قاسم..وكان ثقة عالما بالحديث.

(لسان المیزان ج4 ص231 رقم الترجمہ 615)

## دلیل نمبر 5:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ نا أبو عبيد القاسم بن إسماعيل نا محمد بن عبد الملك بن زنجويه نا نعيم بن حماد عن بن المبارك عن محمد بن راشد نا سلمة بن أبي سلمة عن أبيه : أنه ذكر عنده أن الطلاق الثلاث بمرة مكروه فقال طلق حفص بن عمرو بن المغيرة فاطمة بنت قيس بكلمة واحدة ثلاثا فلم يبلغنا أن النبي صلى الله عليه و سلم عاب ذلك عليه وطلق عبد الرحمن بن عوف امرأته ثلاثا فلم يعب ذلك عليه أحد۔

(سنن الدار قطنی ص644 حدیث نمبر ۳۸۷۷ کتاب الطلاق والخلع والطلاق)

## حیثیت السند:

اسنادہ صحیح و رواتہ ثقات۔

## دلیل نمبر 6:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ نا أحمد بن محمد بن سعيد نا يحيى بن إسماعيل الجريري نا حسين بن إسماعيل الجريري نا يونس بن بكير نا عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم وإبراهيم بن عبد الأعلى عن سويد بن غفلة قال : لما مات علي رضي الله عنه جاءت عائشة بنت خليفة الخثعمية امرأة الحسن بن علي فقالت له لتَهْنِك الإمارة فقال لها تُهَنِّينِي بموت أمير المؤمنين انطلقي فأنت طالق فتقنعت بثوبها وقالت اللهم إني لم أرد إلا خيرا فبعث إليها بمتعة عشرة آلاف وبقية صداقها فلما وضع بين يديها بكت وقالت متاع قليل من حبيب مفارق فأخبره الرسول فبكى وقال لولا أني أبنت الطلاق لها لراجعتها ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول أيما رجل طلق امرأته ثلاثا عند كل طهر تطليقة أو عند رأس كل شهر تطليقة أو طلقها ثلاثا جميعا لم تحل حتى تنكح زوجا غيره۔

(سنن الدار قطنی ص652، 651 حدیث نمبر 3927 کتاب الطلاق والخلع والطلاق)

## حیثیت السند:

قال الحافظ ابن رجب الحنبلي : اسنادہ صحیح۔ (الاشفاق للکوثری ص38)

و قال الهيثمي : و في رجاله ضعف و قد وثقوا۔ (مجمع الزوائد ج4 ص624 باب متعۃ الطلاق)

لہذا اس کی سند حسن درجہ سے کم نہیں۔

## دلیل نمبر 7:

قال الامام مسلم رحمہ اللہ: وحدثني زهير بن حرب حدثنا إسماعيل عن أيوب عن نافع * أن بن عمر طلق امرأته وهي حائض فسأل عمر النبي صلى الله عليه وسلم فأمره أن يرجعها ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى ثم يمهلها حتى تطهر ثم يطلقها قبل أن يمسها فتلك العدة التي أمر الله أن يطلق لها النساء قال فكان بن عمر إذا سئل عن الرجل يطلق امرأته وهي

حائض يقول أما أنت طلقتها واحدة أو اثنتين إن رسول الله صلی الله عليه وسلم أمره أن يرجعها ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى ثم يمهلها حتى تطهر ثم يطلقها قبل أن يمسها وأما أنت طلقتها ثلاثا فقد عصيت ربك فيما أمرك به من طلاق امرأتك وبانت منك.

(صحیح مسلم ج1ص476باب تحریم طلاق الحائض)

## دلیل نمبر8:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْعَجَلِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عُبَادَةَ (بن) الصَّامِتِ قَالَ: طَلَّقَ جَدِّيْ اِمْرَأَةً لَهٗ أَلْفَ تَطْلِيْقَةً فَانْطَلَقَ أَبِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم فَذَكَرَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه و سلم أَمَا اِتَّقَى اللهَ جَدُّكَ أَمَّا ثَلَاثٌ فَلَهٗ وأَمَّا تِسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ۔

(مصنف عبد الرزاق ج٦ ص٣٠٥، حدیث نمبر١١٣٣٨٣باب المطلق ثلاثا)

## تحقیق السند:

اس کی سند میں ایک راوی ''عبید اللہ بن الولید'' ہے جو کہ ضعیف ہے۔

امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وفيه عبيد الله بن الوليد وهو ضعيف''

(مجمع الزوائد ج1ص273)

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: يكتب حديثه للمعرفة.

(میزان الاعتدال ج3ص17رقم الترجمہ 5405)

لہذا ہم یہ روایت محض تقویت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

## موقوف احادیث

## دلیل نمبر1:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ أَبِيْ عَبْدِاللهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ رضي الله عنه اِذَا اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا فِيْ مَجْلِسٍ أَوْجَعَهٗ ضَرْبًا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۴ص۱۱باب من کرہ ان یطلق الرجل امرأتہ ثلاثا)

## حیثیت السند:

اسناده حسن ورواته ثقات.

## دلیل نمبر2:

روى الامام الحافظ المحدث ابو بكر عبدالله بن محمد ابن ابی شيبه ﷬ (م:٢٣٥ھ)قال نا وكيع والفضل بن دكين عن جعفر بن البرقان عن معاويه ابن ابی يحی قال جاء رجل الی عثمان فقال انی طلقت امرأتی مائة قال ثلاث تحرمها عليك وسبعة وتسعون عدوان''۔

اسناده صحيح ورجاله ثقات.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج:۴:ص:۱۳باب ماجاء یطلق امر أته مائة او الف فی قول واحد،

مثله فی مصنف عبد الرزاق: ج:۶:ص:۳۰۶ باب المطلق ثلاثاً رقم الحدیث :۱۱۳۸۵حیثیت السند: اسناده صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم )

## دلیل نمبر3:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ الْعَرْفَجِ. قَالَ تَأْخُذُ مِنَ الْعَرْفَجِ ثَلاَثًا وَتَدَعُ سَائِرَهُ.

## حیثیت السند:

اسناده صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم

(مصنف عبد الرزاق ج۶ ص۳۰۶ حدیث نمبر ۱۱۳۸۵ باب المطلق ثلاثا، ومثله فی مصنف ابن ابی شیبہ ج4 ص12 فی الرجل یطلق امر اته ماة او الفا فی قول واحد حیثیت السند: اسناده صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم)

## دلیل نمبر4:

عبد الرزاق عن معمر عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال جاء رجل إلى بن مسعود فقال إني طلقت امرأتي تسعة وتسعين وإني سألت فقيل لي قد بانت مني فقال بن مسعود لقد أحبوا أن يفرقوا بينك وبينها قال فما تقول رحمك الله - فظن أنه سيرخص له - فقال ثلاث تبينها منك وسائرها عدوان.

اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ ص:۳۰۷ رقم ۱۱۳۸۷ باب المطلق ثلاثا، سنن سعید بن منصور ج:۱ص:۲۶۱ کتاب الطلاق باب التعدی فی الطلاق رقم ۱۰۶۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ ص:۱۲ کتاب الطلاق باب فی الرجل یطلق امر اته مائة رقم 1 )

## دلیل نمبر5:

عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن بن عمر قال من طلق امرأته ثلاثا طلقت وعصى ربه

اسناده صحیح هذا علی شرط الشیخین

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ ص:۳۰۷ رقم ۱۱۳۸۸ باب المطلق ثلاثاً)

(فی روایة) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ ص:۱۱ رقم:۵ باب من کره ان یطلق الرجل امر اته ثلاثًا فی مقعد واحد)

## دلیل نمبر6:

حدثنا سعيد [بن منصور بن شعبة الخراسانی المکی رحمه الله] نا ابو عوانة عن شقيق عن انس بن مالك فيمن طلق امراته ثلاثاً قبل ان يدخل بها قال لا تحل له حتیٰ تنكح غيره و فی رواية هی ثلاث،

اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم

(سنن سعید بن منصور: ج۱ : ص ۲۶۴ رقم الحدیث ۱۰۷۴،۱۰۷۳ کتاب الطلاق باب التعدی فی الطلاق، مصنف عبد الرزاق ج:۶ ص:۲۶۱،۲۶۰ رقم الحدیث ۱۱۱۰۹ باب طلاق البکر، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ ص:۱۱ رقم الحدیث ۳ باب من کره ان یطلق الرجل امر أة ثلاثا)

## دلیل نمبر 7:

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ قَالَ: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ؟ قَالَ: أَثِمَ بِرَبِّهِ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

"مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۰ رقم الحدیث ۱ سنن الکبری بیہقی ج:۷ص:۳۳۲باب الاختیار للزوج ان لایطلق الا واحدۃ"

## دلیل نمبر 8:

عبد الرزاق عن مالك عن يحيى بن سعيد عن بكير عن نعمان بن أبي عياش قال سأل رجل عطاء بن يسار عن الرجل يطلق البكر ثلاثا فقال إنما طلاق البكر واحدة فقال له عبد الله بن عمرو بن العاص أنت قاص الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۲۶۲رقم الحدیث 11118 باب الطلاق البکر، موطا امام مالک ص:۵۲۱ باب الطلاق البکر، سنن سعید بن منصور ج:۱ص:۲۶۴ رقم الحدیث ۱۰۷۵ باب التعدی فی الطلاق)

## دلیل نمبر 9:

مالك عن يحيى بن سعيد عن بكير بن عبد الله بن الاشج انه اخبره عن معاوية بن ابي عياش الانصاري انه كان جالسا مع عبد الله بن الزبير و عاصم بن عمر قال فجاءهما محمد بن اياس بن البكير فقال ان رجلا من اهل البادية طلق امراته ثلاثا قبل ان يدخل بها فما ذا تريان فقال عبد الله بن الزبير ان هذا الامر ما بلغ لنا فيه قول فاذهب الى ابن عباس و ابي هريرة فاني تركتهما عند عائشة فسلهما ثم ائتنا فذهب فسئلهما فقال ابن عباس لابي هريرة افته يا ابا هريرة فقد جاءتك معضلة فقال ابو هريرة الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجاً غيره وقال ابن عباس مثل ذلك

اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔

(موطا امام مالک ص:۵۲۱ باب طلاق البکر، و موطا امام محمد ص:۲۶۳ باب الرجل یطلق امرأتہ ثلاثاً قبل ان یدخل بھا، مصنف ابن عبد الرزاق ج:۶ص:۲۶۲ رقم الحدیث ۱۱۱۱۵ باب الطلاق البکر)

## دلیل نمبر 10:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِئَةً، قَالَ: ثَلَاثٌ يُحَرِّمْنَهَا عَلَيْكَ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ."

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۳ رقم الحدیث ۹ باب الرجل یطلق امرأتہ مائۃ او الفاًفی قول واحد، سنن کبریٰ بیہقی ج:۷ص:۳۳۶ باب ماجآء فی امضاء الطلاق الثلاث الخ)

## دلیل نمبر 11:

عبد الرزاق عن أبي سليمان عن الحسن بن صالح عن مطرف عن الحكم أن عليا وبن مسعود وزيد بن ثابت قالوا إذا طلق البكر ثلاثا فجمعها لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره فإن فرقها بانت بالأولى ولم تكن الأخريين شيئا

اسنادہ صحیح علی الشرط البخاری و مسلم۔

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۲۶۴ رقم الحدیث ۱۱۱۲۷ باب طلاق البکر، سنن سعید بن منصور ج:۱ص:۲۶۶ باب التعدی فی الطلاق رقم الحدیث ۱۰۸۰، المحلیٰ بالآثار

لابن حزم ج:۹ ص:۴۰۸، ۴۰۷ کتاب الطلاق)

## دلیل نمبر12:

حدثنا ابو بکر قال نا ابو اسامة قال نا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر و عن محمد بن ایاس بن بکیر عن ابی ھریرہ و ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنھم فی الرجل یطلق امرأتہ قبل ان ید خل بھا قالوا لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ۔

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(مصنف ابن ابی شیبہ :ج:۴ :ص:۱۹۔ رقم الحدیث ۹ باب فی الرجل یتزوج المرأۃ ثم یطلقھا:ج:۴:ص:۶۰ رقم:۲ باب ما قالوا فی الرجل یقول لامرأتہ انت طالق واحدۃ کالف الخ)

## احادیث مقطوعہ

### دلیل نمبر1:

عن ابراھیم فی الرجل یقول لامرأتہ انت طالق ثلاث قبل ان ید خل بھا قال ان اخرجھن جمیعاً لم تحل لہ فاذا اخرجھن تتری بانت باولیٰ والثنتان لیستا بشئ ''۔

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم،

(سنن سعید بن منصور:ج:۱:ص:۲۶۶، رقم ۱۰۸۱ باب التعدی فی الطلاق، مصنف عبد الرزاق:ج:۶:ص:۲۶۱ رقم الحدیث ۱۱۱۱۳، ۱۱۱۱۲)

### دلیل نمبر2:

عن ابن المسیب اذا طلق الرجل البکر ثلاثاً فلا تحل لہ حتیٰ تنکح زوجاً غیرہ

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔

(مصنف عبد الرزاق:ج:۶:ص:۲۶۱ رقم الحدیث ۱۱۱۱۰ باب طلاق البکر)

### دلیل نمبر3:

عن الزھری فی الرجل طلق امرأتہ ثلاثاً جمیعاً قال ان من فعل فقد عصیٰ وبانت منہ امرأتہ

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(مصنف ابن ابی شیبہ :ج:۴:ص:۱۱ باب منکرہ ان یطلق الرجل امرأتہ ثلاث)

### دلیل نمبر4:

عن الحسن انہ قال فی من طلق امرأتہ ثلاثاً قبل ان ید خل بھا قال رغم انفہ بلغ حدہ حتیٰ تنکح زوجاً غیرہ

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔

(سنن سعید بن منصور:ج:۱:ص:۲۶۷ رقم الحدیث ۱۰۸۸ باب التعدی فی الطلاق)

### دلیل نمبر5:

عن الشعبی قال فی الرجل یطلق البکر ثلاثاً جمیعاً فلم ید خل بھا قال لا تحل لہ حتیٰ تجکح زوجاً غیرہ فان (قال) انت طالق، انت طالق، فقد بانت بالاولیٰ لیخطبھا

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔

(مصنف عبد الرزاق:ج:۶:ص:۲۶۴ باب طلاق البکر)

## اجماع امت

(1): قَدْ قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْبَكْرٍ ابْنُ الْمُنْذِرِ النِّيْشَابُوْرِيُّ: وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثًا أَنَّهَا لَاتَحِلُّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ عَلٰى مَاجَاءَ بِهِ حَدِيْثُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و سلم ثُمَّ قَالَ: أَوْأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهُ إِنْ قَالَ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا إِلَّا ثَلاَثًا أَنَّهَا اُطْلِقَ ثَلاَثًا۔

(کتاب الاجماع لابن المنذر ص ۹۲)

(2): قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ أَبُوْجَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ: مَنْ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَأَوْقَعَ كُلًّا فِيْ وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِكَ...فَخَاطَبَ عُمَرُبِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الَّذِيْنَ قَدْعَلِمُوْا مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ فَكَانَ ذٰلِكَ أَكْبَرُ الْحُجَّةِ فِيْ نَسْخِ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم جَمِيْعاً فِعْلاً يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضاً إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ إِجْمَاعاً يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ۔

(سنن الطحاوی ج۲ص ۳۴ باب الرجل یطلق امرأتہ ثلاثاً معا، ونحوہ فی مسلم ج۱ ص ۴۷۷)

## اعتراض:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اس فیصلے پر نادم تھے، معلوم ہوا کہ ان کا یہ فیصلہ صحیح نہ تھا۔ چنانچہ محدث ابو بکر اسماعیلی مسند عمر میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

قال الحافظ أبو بكر الاسماعيلی فی مسند عمر : أخبرنا أبو يعلى : حدثنا صالح بن مالك : حدثنا خالد بن يزيد بن أبي مالك عن أبيه قال: قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه : ما ندمت على شىء ندامتی على ثلاث : أن لا أكون حرمت الطلاق

(إغاثة اللهفان من مصائد الشيطان لأبي عبد الله محمد بن أبي بكر أيوب الزرعي ج1 ص336)

## جواب 1:

اس روایت میں دوراوی سخت مجروح ہیں:

1: یزید بن عبد الرحمن الدمشقی: یہ لین الحدیث (حدیث کے بارے میں سست) اور مدلس ہے۔ ان لوگوں سے روایت کرتا ہے جن سے ملاقات بھی ثابت نہیں۔ نیز یہ وہم کا شکار بھی تھا۔

(کتاب المعرفۃ للفسوی ج1 ص354، میزان الاعتدال للذہبی ج4 ص401، المغنی فی الضعفاء ج2 ص543، التقریب لابن حجر ج2 ص674)

2: خالد بن یزید: سخت مجروح، ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب تھا۔

(میزان الاعتدال للذہبی ج1 ص628، التہذیب لابن حجر ج2 ص78، 77، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج1 ص25)

## جواب 2:

یزید بن عبد الرحمن الدمشقی 60ھ میں پیدا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ 24ھ میں شہید ہوئے۔ یزید کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔ لہذا روایت منقطع ہونے کی وجہ سے باطل اور مردود ہے۔

## جواب 3:

پر لطف بات یہ ہے کہ یہ منقطع روایت لین الحدیث، مجروح، ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب راویوں سے مروی ہونے کے ساتھ ساتھ مجمل بھی ہے، طلاق کی کسی قسم (ایک یا تین) کی تفصیل نہیں۔

(3):قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْمُفَسِّرُ الْقَاضِیُّ ثَنَاءُ اللهِ الْعُثْمَانِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ { اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ} اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّهٗ مَنْ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا یَقَعُ ثَلَاثٌ بِالْاِجْمَاعِ۔

(التفسیر المظہری ج۲ص۳۰۰)

## اعتراض:

محمد رئیس ندوی مؤلف تنویر الآفاق لکھتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمام مجتہدین کسی مسئلہ پر متفق ہوں لیکن ایک مجتہد کی رائے کچھ اور ہو تو اجماع منعقد ہی نہیں ہوتا اور نہ یہ حجت شرعیہ ہے، یہ جمہور کا مذہب ہے اور مسئلہ طلاق میں تو حضرت ابن عباسؓ، طاؤس اور ابن تیمیہ، ابن قیم، داؤد ظاہری وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ تین طلاق ایک واقع ہوتی ہے۔ تو پھر یہ اجماع کیسے ہوا اور کیونکر حجت ہوا؟

(تنویر الآفاق ص۲۰۷تا۲۱۵ملخصاً)

## جواب:

اولاً.... تین طلاق کے تین ہونے پر اجماع حضرت عمرؓ کے دور میں ہوا، اس وقت حضرات صحابہؓ میں سے ایک شخص بھی اس کا مخالف نہیں تھا۔ لہذا یہ حجت ہوا۔

ثانیاً.......: اجماع کی تعریف یہ ہے: اتفاق المجتهدين من امة محمدية عليه السلام فی عصر علیٰ حکم شرعی۔ (توضیح تلویح ج۲ص۵۲۲)

۲: اتفاق المجتهدين من امة محمد ﷺ فی عصر علی امر دینی۔ (مجموعۃ قواعد الفقہ ص۱۶۰ المحمد عمیم الاحسان)

تقریباً یہی تعریف ہر کتاب میں ملتی ہے۔ اجماع کی اس تعریف میں حضرات صحابہ کرام کے اجماع سے لے کر ساتویں صدی تک کے اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع شامل ہے۔ علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم جیسے افراد کی رائے شاذ ہے، اجماع میں مخل نہیں۔

ثالثاً........: جن شخصیات کا نام اعتراض میں درج ہے ان میں حضرت عباسؓ کا اپنا فتویٰ ہے کہ تین طلاقیں تین ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ج۶ص308رقم۱۱۳۹۷)

اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روایته بعد الروایة مما هو خلاف بیقین یسقط العمل به عندنا۔

(المنار مع شرحہ ص190)

کہ راوی کا اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا اس روایت سے عمل کو ساقط کر دیتا ہے۔ لہذا یہ روایت منسوخ ہے۔

حضرت طاؤس کا قول حسین ابن علی الکرابیسی نے "ادب القضاۃ" میں نقل کیا ہے کہ وہ بھی تین طلاق کے تین ہونے کے قائل ہیں۔ رہے ابن تیمیہ، ابن قیم، داؤد ظاہری تو اولاً وہ مجتہد نہیں تھے، پھر یہ ان کا تفرد تھا جس کا اس وقت کے علماء نے رد کر دیا۔ لہذا ان کے اختلاف سے اجماع پر زد نہیں پڑتی۔

رابعاً..........: امت کے اکثر مجتہدین کسی بات پر متفق ہو جائیں تو اس پر بھی اجماع کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ علامہ بدر الدین محمود بن احمد العینیؒ فرماتے ہیں:

فمن هذا قال صاحب ( الهداية ) من أصحابنا وعلى ترك القراءة خلف الإمام إجماع الصحابة فسماه إجماعا باعتبار اتفاق الأكثر ومثل هذا يسمى إجماعا عندنا.

( عمدۃ القاری ج4ص449باب وجوب القراءۃ )

## حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

امت مسلمہ کے جید فقہاء کرام خصوصاً حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں :

۱:۔امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ):

امام محمد بن الحسن الشیبانی فرماتے ہیں کہ :

"وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا لانه طلقها ثلاثاً جمیعاً فوقعن علیها جمیعاً معاً"۔

(مؤطا امام محمد: ص:۲۶۳، سنن الطحاوی: ج:۲: ص:۳۴۔۳۵، شرح مسلم: ج:۱: ص:۴۷۸)

۲:۔امام مالک بن انس المدنیؒ (م ۱۸۹ھ):

آپ فرماتے ہیں :

"فان طلقها فی کل طهر تطلیقة او طلقها ثلاثاً مجتمعات فی طهر لم یمس فیه، فقد لزمه"۔

(التمہید لابن عبد البر: ج:۶: ص:۵۸، المدونۃ الکبریٰ: ج:۲: ص:۴۷۳، شرح مسلم للنووی: ج:۱: ص:۴۷۸)

۳:۔امام محمد بن ادریس الشافعیؒ (م ۲۰۴ھ):

آپ فرماتے ہیں:

"وَالْقُرْآنُ یَدُلُّ ۔وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عَلٰی اَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَةً لَّهُ دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ یَدْخُلْ بِهَا ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجاً غَیْرَهُ"۔

(کتاب الام للامام محمد بن ادریس الشافعی ج ۲ ص ۱۹۳۹)

۴:۔امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ):

آپ کے صاحبزادے امام عبد اللہ فرماتے ہیں:

"قلت لابی رجل طلق ثلاثاً وهو ینوی واحدة قال هی ثلاث"۔

(مسائل احمد بروایت ابنہ: ص:۳۷۳، کتاب الصلوٰۃ: ص:۴۷، شرح مسلم: ج:۱: ص:۴۷۸)

## غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

### دلیل نمبر 1:

عن ابن طاوس عن أبیه عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وأبی بکر وسنتین من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة فقال عمر بن الخطاب إن الناس قد استعجلوا فی أمر قد کانت لهم فیه أناة فلو أمضیناه علیهم فأمضاه علیهم۔

(صحیح مسلم ج 1 ص 477، ص 478، مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 305)

ومن طریق آخر ففیه ابن جریج۔

### جواب نمبر 1:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

فالأصح أن معناه أنه کان فی أول الأمر اذا قال لها أنت طالق أنت طالق أنت طالق ولم ینو تأکیدا ولا استئنافا یحکم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الاستئناف بذلك فحمل علی الغالب الذی هو ارادة التأکید فلما کان فی زمن عمر رضی الله عنه وکثر استعمال الناس بهذه الصیغة وغلب منهم ارادة الاستئناف بها حملت عند الاطلاق علی الثلاث عملا بالغالب السابق إلی

الفهم منها في ذلك العصر۔

(شرح مسلم للنووی: ج1ص478)

ترجمہ: حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح مراد یہ ہے کہ شروع زمانہ میں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو "انت طالق، انت طالق، انت طالق" کہہ کر طلاق دیتا اور دوسری اور تیسری طلاق سے اس کی نیت تاکید کی ہوتی نہ استیناف کی، تو چونکہ لوگ استیناف کا ارادہ کم کرتے تھے اس لیے غالب عادت کا اعتبار کرتے ہوئے محض تاکید مراد لی جاتی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگوں نے اس جملہ کا استعمال بکثرت شروع کیا اور عموماً ان کی نیت طلاق کے دوسرے اور تیسرے لفظ سے استیناف ہی کی ہوتی تھی، اس لئے اس جملہ کا جب کوئی استعمال کرتا تو اس دور کے عرف کی بناء پر تین طلاقوں کا حکم کیا جاتا۔

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے کہ جب "انت طالق" کو تین بار کہے۔ اگر "انت طالق ثلاثاً" کہے تو پھر تین ہی واقع ہو جائیں گی۔

## جواب نمبر2:

اس حدیث میں طلاق کی تاریخ بیان کی جا رہی ہے کہ عہد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ابتدائے عہد فاروقی تک لوگ یکجا تین طلاقیں دینے کے بجائے ایک طلاق دیا کرتے تھے، خلافت فاروقی کے تیسرے سال سے لوگوں نے جلد بازی شروع کر دی کہ ایک طلاق دینے کے بجائے تین طلاقیں اکٹھی دینے لگے تو وہ تینوں طلاقیں نافذ کر دی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ اس پر واضح قرینہ ہیں، آپ فرماتے ہیں:

إن الناس قد استعجلوا في أمر قد كانت لهم فيه أناة

لوگوں کو جس کام میں سہولت تھی انہوں نے اس میں جلد بازی شروع کر دی ہے۔

اگر ابتداء سے تین طلاق کا رواج ہوتا تو پھر استعجال اور اناۃ کا کوئی معنی نہیں بنتا۔ لہٰذا اس حدیث میں "...طلاق الثلاث واحدۃ" کا مطلب "تین طلاقوں کے بجائے ایک طلاق دینا" ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں آکر مسئلہ بدل گیا تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ طلاق دینے کے معاملے میں لوگوں کی عادت بدل گئی تھی۔ اگر یہ مراد لیا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے فیصلے کو منسوخ فرما کر تین طلاقوں کو تین شمار کیا ہے تو یہ مطلب انتہائی غلط ہے، کیونکہ اگر یہی معاملہ ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر اجماع نہ فرماتے بلکہ اس فیصلہ کا انکار کرتے حالانکہ کسی سے بھی انکار منقول نہیں۔ یہی مطلب محدثین نے بیان کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

المراد أن المعتاد في الزمن الأوّل كان طلقة واحدة وصار الناس في زمن عمر يوقعون الثلاث دفعة فنفذه عمر فعلى هذا يكون اخبارا عن اختلاف عادة الناس لا عن تغير حكم في مسألة واحدة قال المازري وقد زعم من لا خبرة له بالحقائق أن ذلك كان ثم نسخ قال وهذا غلط فاحش لأن عمر رضي الله عنه لا ينسخ ولو نسخ وحاشاه لبادرت الصحابة إلى انكاره

(شرح مسلم للنووی: ج2ص478)

ترجمہ: مراد یہ ہے کہ پہلے ایک طلاق کا دستور تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ تینوں طلاقیں بیک وقت دینے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نافذ فرما دیا۔ اس طرح یہ حدیث لوگوں کی عادت کے بدل جانے کی خبر ہے نہ کہ مسئلہ کے حکم کے بدلنے کی اطلاع ہے۔ امام مازری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقائق سے بے خبر لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ "تین طلاقیں پہلے ایک تھیں، پھر منسوخ ہو گئیں" یہ کہنا بڑی فحش غلطی ہے، اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے فیصلہ کو منسوخ نہیں کیا، -حاشا- اگر آپ منسوخ کرتے تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے انکار کے درپے ضرور ہو جاتے۔

علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں:

ای کان الناس یطلقون واحدۃ بدل الثلاث و یکتفون بواحدۃ للتطلیق، وکانوا لا یطلقون ثلاثاً خلاف السنۃ، وھم کانوا علی ذلک الی خلافۃ عمر حتیٰ صاروا فی عہدہ یطلقون ثلاثاً دفعۃ خلاف السنۃ. فامضاہ عمر علیھم و ھذا احد معنی الحدیث ذکرہ النووی فی شرح مسلم.

(معارف السنن: ج5 ص471)

ترجمہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ تین طلاقیں دینے کے بجائے ایک طلاق دینے پر اکتفاء کرتے تھے، تین طلاقیں جو کہ خلاف سنت ہیں نہیں دیتے تھے۔ یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک چلتا رہا یہاں تک کہ لوگ خلافِ سنت تین طلاقیں اکٹھی دینے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تین طلاقوں کو نافذ فرمادیا۔ حدیث کا ایک یہی مطلب امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

**فائدہ:**

حضرت علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کا یہ مطلب لینے پر (کہ لوگ تین طلاقوں کی بجائے ایک طلاق دیتے تھے) قرآن و سنت سے دو نظیریں بھی پیش کی ہیں:

1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا﴾ (سورۃ ص:5)

ترجمہ: (کافر یہ کہتے ہیں:) کیا اس (پیغمبر) نے سارے معبودوں کو ایک معبود میں تبدیل کر دیا ہے؟

علامہ کشمیری فرماتے ہیں:

فھم لم یریدوا بقولھم ھذا انہ صلی اللہ علیہ و سلم آمن بآلھۃ ثم جعلھم واحدا، و انما یریدون انہ جعل الھاً واحدا بدل آلھۃ۔

(معارف السنن: ج5 ص472)

ترجمہ: کفار کے اس قول کا مطلب یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تمام آلہہ پر ایمان لائے پھر ان کو ایک کر دیا، بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ آپ نے تمام آلہہ کو چھوڑ کر ایک کو اپنالیا ہے۔

2: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

من جعل الھموم ھما واحدا ھم آخرتہ کفاہ اللہ ھم دنیاہ الخ

(سنن ابن ماجۃ: ص باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ - عن عبد اللہ بن مسعود)

ترجمہ: جو شخص اپنی تمام فکروں کو ایک فکر یعنی آخرت کی فکر بنالے اللہ تعالیٰ دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں الخ

علامہ کشمیری فرماتے ہیں:

فلیس المراد اختیار الھموم ثم جعلھا واحدۃ، و انما المراد انہ اختار ھماً واحداً بدل ھموم کثیرۃ

(معارف السنن: ج5 ص472)

ترجمہ: اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان پہلے تمام غموں کا روگ لگالے پھر ان سب کو ایک غم میں تبدیل کر دے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان غموں کے انبار کو چھوڑ کر ایک آخرت کی فکر کو اپنالے۔

**جواب نمبر3:**

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: الحدیث اذا لم تجمع طرقہ لم تفھمہ والحدیث یفسر بعضھا بعضاً

(الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی: ص370 رقم 1651)

ترجمہ: جب تک آپ حدیث کے تمام طرق جمع نہ کر لیں اس وقت تک حدیث کا معنی نہیں سمجھ سکتے اس لیے کہ ایک حدیث دوسری حدیث کی

تشریح کرتی ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث سنن ابی داود میں ہے، جس میں راوی سے سوال کرنے والا شخص ایک ہی ہے یعنی ابو الصّہباء، اور دونوں روایتوں کے الفاظ بھی تقریباً ملتے جلتے ہیں۔روایت یہ ہے:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ

(سنن ابی داؤد: ج ص باب نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلاث)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! جب خاوند اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاق دیتا ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں اسے ایک شمار کیا جاتا تھا۔

اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔(زاد المعاد لابن القیم: ج4 ص1019 - فصل: فی حکمہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمن طلق ثلاثا بکلمۃ واحدۃ، عمدۃ الاثاث: ص94)

اسی طرح صحیح مسلم کے راوی طاؤس یمانی کی خود اپنی روایت میں بھی غیر مدخول بہا کی قید موجود ہے۔ علامہ علاء الدین المار دینی (م745ھ) لکھتے ہیں:

ذکر ابن أبي شيبة بسند رجاله ثقات عن طاوس وعطاء وجابر بن زيد انهم قالوا إذا طلقها ثلاثا قبل ان يدخل بها فهي واحدة

(الجوہر النقی: ج7 ص331)

ترجمہ: محدث ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے سند کے ساتھ جس کے تمام راوی ثقہ ہیں، طاوس، عطاء اور جابر بن زید سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی غیر مدخول بہا بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی ہو گی۔

ان دونوں روایات میں "قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا" (غیر مدخول بہا) کی تصریح ہے۔ معلوم ہوا کہ حدیث مسلم مطلق نہیں بلکہ "غیر مدخول بہا" کی قید کے ساتھ مقید ہے۔ ایسی عورت کو خاوند الگ الگ الفاظ (أنت طالق أنت طالق أنت طالق) سے طلاق دے تو پہلی طلاق سے ہی وہ بائنہ ہو جائے گی اور دوسری تیسری طلاق لغو ہو جائے گی، اس لیے کہ وہ طلاق کا محل ہی نہیں رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں غیر مدخول بہا کو طلاق دینے کا یہی طریقہ رائج تھا اس لیے ان حضرات کے دور میں غیر مدخول بہا کو دی گئی ان تین طلاقوں کو ایک سمجھا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں لوگ ایک ہی جملہ میں اکٹھی تین طلاقیں دینے لگے (یعنی انت طالق ثلاثا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تین ہی شمار ہوں گی، کیونکہ غیر مدخول بہا کو ایک ہی لفظ سے اکٹھی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔

## جواب نمبر 4:

یہ روایت متناً مضطرب ہے۔(فتح الباری ج9 ص451) اور قاعدہ ہے:

والاضطراب يوجب ضعف الحديث. (تقریب النووی مع شرحہ التدریب ص234)

کہ اضطراب فی المتن وجہ ضعف ہوتا ہے۔

اور اضطراب کی وجہ یہ ہے حضرت ابن عباسؓ کے جملہ شاگردان سے تین طلاق کا تین ہونا ہی روایت کرتے ہیں، صرف طاؤس ایسے ہیں جو تین کا ایک ہونا روایت کرتے ہیں۔ مثلاً...

**(1)**: قال الامام احمد بن حنبلؒ: كل أصحاب ابن عباس رووا عنه خلاف ما قال طاوس.

(نیل الاوطار للشوکانی ج6ص245باب ماجاء فی طلاق البتۃ)

(2):قال الامام محمد ابن رشد المالکی: بأن حدیث ابن عباس الواقع فی الصحیحین إنما رواہ عنه من أصحابه طاوس، وأن جلة أصحابه رووا عنه لزوم الثلاث منهم سعید بن جبیر ومجاهد وعطاء وعمرو بن دینار وجماعة غیرهم.

(بدایۃ المجتہد ج2ص61 کتاب الطلاق، الباب الاول)

(3):قال الامام البیهقی رحمه الله: فَهٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَمُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَرُوِّينَاهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَجَازَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ وَأَمْضَاهُنَّ

(السنن الکبری للبیہقی ج7ص338باب مَنْ جَعَلَ الثَّلَاثَ وَاحِدَةً)

یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی صحیح میں تخریج نہیں کیا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَتَرَكَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَظُنُّهُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِمُخَالَفَتِهِ سَائِرَ الرِّوَايَاتِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(السنن الکبری للبیہقی ج7ص338باب مَنْ جَعَلَ الثَّلَاثَ وَاحِدَةً)

## جواب نمبر5:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا فتوی اس روایت کے خلاف ہے۔(جامع المسانید ج2ص148، السنن الکبری للبیہقی ج7ص338)

اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روایته بعد الروایة مما هو خلاف بیقین یسقط العمل به عندنا۔

(المنار مع شرحہ ص190)

کہ راوی کا اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا یا فتوی دینا اس روایت سے عمل کو ساقط کر دیتا ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث للعثمانی ص202)

## جواب نمبر6:

اس روایت کی ایک سند میں ایک راوی "طاؤس یمانی" ہے۔ امام سفیان ثوری، امام ابن قتیبہ، اور امام ذہبی نے اسے شیعہ قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج5ص27،26، المعارف لابن قتیبہ ص268،267)

دوسرا راوی "ابن جریج" ہے۔ یہ شیعہ اور متعہ باز ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص128، سیر اعلام النبلاء ج5ص497، میزان الاعتدال للذہبی ج2ص509)

مذکورہ دونوں راویوں کو کتب شیعہ میں بھی شیعہ کہا گیا ہے۔ چنانچہ "طاؤس" کو رجال کشی لابی جعفر طوسی ص55، ص101، رجال طوسی لابی جعفر طوسی ص94 میں اور "ابن جریج" کو رجال کشی ص395، رجال طوسی ص233 اور اصحاب صادق رقم 162 میں شیعہ کہا گیا ہے۔ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

قال الامام الحافظ المحدث العسقلانی: الا ان روی ما یقوی بدعته فیرد علی المختار.

(شرح نخبۃ الفکر مع شرح ملا علی القاری ص159، مقدمہ فی اصول الحدیث لعبد الحق الدہلوی ص67)

کہ بدعتی راوی کی روایت اگر اس کی بدعت کی تائید کرتی ہو تو نا قابل قبول ہوتی ہے۔

## جواب نمبر7:

خود غیر مقلدین کے فتاوی میں ہے:" یہ کہ مسلم کی یہ حدیث امام حازمی و تفسیر ابن جریر و ابن کثیر وغیرہ کی تحقیق سے ثابت ہے کہ یہ حدیث بظاہرہ کتاب و سنت صحیحہ و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ ائمہ محدثین کے خلاف ہے لہذا حجت نہیں"(فتاوی ثنائیہ ج2ص219)

## جواب نمبر 8:

صحیح مسلم میں روایت موجود ہے:

قال عطاء قدم جابر بن عبد الله معتمرا فجئناه فی منزله فسأله القوم عن أشياء ثم ذكروا المتعة فقال نعم استمتعنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر. وفی روایة اخری: حتی نهى عنه عمر۔

(صحیح مسلم ج1 ص451 باب نکاح المتعة وبیان أنه أبیح ثم نسخ ثم أبیح ثم نسخ واستقر تحریمه إلی یوم القیامة)

پس جو جواب اس جابر رضی اللہ عنہ کی متعۃ النساء کے جواز و عدم کا جواب ہے وہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اگر اس کو بھی جائز مانتے ہو تو کیا متعۃ النساء کو بھی جائز مانو گے ؟!

## دلیل نمبر 2:

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ - أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ - أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَتْ مَا يُغْنِي عَنِّي إِلاَّ كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةُ. لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ « أَتَرَوْنَ فُلاَنًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلاَنًا يُشْبِهُ مِنْهُ - كَذَا وَكَذَا ». قَالُوا نَعَمْ. قَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- لِعَبْدِ يَزِيدَ « طَلِّقْهَا ». فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ « رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ». فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلاَثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ « قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا ». وَتَلاَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ).

(سنن ابی داود ج1 ص306،305 باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلاثِ)

## جواب نمبر 1:

اس کی سند میں بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ ہے اور یہ مجہول ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں:

وأما الرواية التي رواها المخالفون أن ركانه طلق ثلاثا فجعلها واحدة فرواية ضعيفة عن قوم مجهولين۔

(شرح مسلم نووی ج1 ص478)

علامہ ابن حزم الظاہری فرماتے ہیں:

ما نعلم لهم شيئا احتجوا به غير هذا و هذا لا يصح لانه عن غير مسمى من بنى ابى رافع و لا حجة فى مجهول۔

(المحلی لابن حزم ج9 ص391)

## جواب نمبر 2:

امام ابو داؤد اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- أَصَحُّ لأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ أَنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- وَاحِدَةً.

(سنن ابی داود ج1 ص306 باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلاثِ)

آگے امام ابو داؤد نے حدیث نقل کی جس میں ہے کہ انہوں نے طلاق بتہ دی تھی، اس کے بعد فرماتے ہیں:

وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا لأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ

بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص307،308)

## جواب نمبر 3:

اس میں ایک راوی "ابن جریج" ہے۔ یہ شیعہ راوی ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص128، سیر اعلام النبلاء ج5 ص497، میزان الاعتدال للذہبی ج2 ص509)

اس کو کتب شیعہ میں بھی شیعہ کہا گیا ہے۔ (رجال کشی ص395، رجال طوسی ص233، اصحاب صادق رقم)

## دلیل نمبر 3:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ۔

(مسند احمد ج1 ص347 رقم 2391)

## جواب:

اس کی سند میں ایک راوی "محمد بن اسحاق بن یسار" ہے جو کہ شیعہ ہے۔ امام ابو بکر خطیب البغدادی، امام ذہبی اور امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے شیعہ قرار دیا ہے۔ (تاریخ بغداد ج1 ص17، سیر اعلام النبلاء ج7 ص23، تقریب ج2 ص502)

اس کو کتب شیعہ میں بھی شیعہ کہا گیا ہے۔ (رجال کشی ج5 ص390، رجال طوسی ص281)